THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

خواتین کی حیثیت بائبل اور قرآن کی روشنی میں ایک تقابلی جائزہ

THE STATUS OF WOMEN IN THE LIGHT OF THE BIBLE AND THE QUR'AN: A COMPARATIVE ANALYSIS

1-Abdul Hameed Arain
Email: arainhameed@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0003-1976-4262
Lecturer, (Islamic Studies)
Govt. SS Arts and Commerce College
Hyderabad.

2- Hafiz Sibghatullah Bhutto
Email: sibghat_bhutto@usindh.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-2255-7833
Assistant professor department of comparative religion and Islamic culture university of Sindh Jamshoro.

To cite this article:
Arain, Abdul Hameed, and Hafiz Sibghatullah Bhutto. "THE STATUS OF WOMEN IN THE LIGHT OF THE BIBLE AND THE QUR'AN: A COMPARATIVE ANALYSIS." The Scholar Islamic Academic Research Journal 10, No. 1 (June 12, 2024).

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar3

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 10, No. 1 ||June –January 2024 || P. 43- 54
DOI:	10.29370/siarj/issue18urduar3
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	https://siarj.com
Published online:	2024-06-12
Journal is Indexed by:	DOAJ |AIL| Almanhal |National Library of Australia |Academia, |DRJI |WorldCat |SCILIT |Gale| The Internet Archive|10-A Digital Library||Harvard Library E-Journals|-Library	University of Ottawa| ScienceGate| NAVER Academic, Asian Digital Library| Tehqeeqat, |SEMANTIC SCHOLAR	Publon| Repository |Globethics| EuroPub database| Cornell University Library	Advanced Sciences Index

BY NC SA
Open Access

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 43-54
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

خواتین کی حیثیت بائبل اور قرآن کی روشنی میں ایک تقابلی جائزہ

THE STATUS OF WOMEN IN THE LIGHT OF THE BIBLE AND THE QUR'AN: A COMPARATIVE ANALYSIS

Abdul Hameed Arain, Hafiz Sibghatullah Bhutto

ABSTRACT:

The woman has a central role in any society. The main role of women could never be denied in ancient cultures. In ancient times, women did not get the status she has today, but religion has played a major role in the current situation and freedom of women. The main religions of the world; Christianity and Islam also speak about women, but there is some difference in the status of women in both. The Quran uplifts the status, but the Bible degrades the status. Such as Eve was found guilty of eating the fruit of the forbidden tree and women were also punished for the sin of Eve till the Day of Judgment. There are other discriminations like women are not given the right to be educated, widows are not allowed to remarry. She also does not have the right to get an inheritance from her parents. On the other hand, the Quran gives her the right of education, inheritance, equality and pity.

KEYWORDS: Bible, Islam, Quran, Status, Women

کلیدی الفاظ: بائبل، حیثیت، خواتین، قرآن، اسلام

تعارف:

کسی بھی معاشرے میں عورت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ زمانہ قدیم ہو یا جدید مگر خواتین کے مرکزی کردار سے کبھی بھی انکار نہیں کیا جاسکا۔ زمانۂ قدیم میں معاشرتی طور پر خواتین کو وہ اسٹیٹس یا حیثیت حاصل نہیں تھی جو کہ آج حاصل ہے۔ عورت کی موجودہ حیثیت و آزادی میں مذہب کا اہم کردار رہا ہے۔ 2015 کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کی کل آبادی کا 49.55% حصہ خواتین پر مشتمل ہے۔ 81 ایسے ممالک ہیں جہاں خواتین کی تعداد

مردوں سے زیادہ ہے۔36 وہ ملک ہیں جن کی آبادی میں مردوں کی تعداد خواتین سے زیادہ ہے۔ جبکہ 75 ایسے ملک ہیں جہاں خواتین اور مرد تقریباً برابر ہیں۔ جبکہ ہمارے وطنِ عزیز میں خواتین کی تعداد 49% ہے۔یعنی دنیا کی نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے لیکن پھر بھی اکثر حالات وواقعات میں خواتین ہی ظلم وستم کا نشانہ بنتی ہیں۔

ایسے میں دنیا کی اکثر آبادی مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا ہے جن میں اکثریت عیسائیت یا اسلام کے پیروکاروں پر مشتمل ہے۔ بائبل ہو یا قرآن دونوں میں عورتوں کے متعلق احکامات موجود ہیں۔اور دونوں مذاہب کے ماننے والے اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات پر نازاں ہیں۔

اس مقالہ میں دونوں مذاہب کی تعلیمات میں عورت کی حیثیت کا تقابل کیا گیا ہے تاکہ دونوں بڑے مذاہب کے پیروکاروں کو ایک دوسرے کے مذہب کو سمجھنے میں مدد ملے اور باہم ہم آہنگی کو بھی فروغ حاصل ہو۔

مقالہ ہذا میں بائبل و قرآن کے Eveیعنی حوا کے بارے میں بیان کا تقابل کیا گیا ہے، عورت و مرد کی پیدائش کے وقت تفریق، عورت کی روحانی قدر و منزلت، مخصوص ایام میں عورت کے متعلق حکم، خواتین کا تعلیم کے حصول کا حق، وراثت میں عورتوں کا حصہ، نقاب و حجاب، کثرتِ ازواج، محرماتِ نکاح، طلاق اور مطلقہ سے نکاح جیسے اہم موضوعات کے تحت بائبل اور قرآن وسنہ کی تعلیمات کو یکجا کر کے ان کا تقابل کیا گیا ہے اور دونوں مذاہب کی روشنی میں عورت کی شرعی و روحانی حیثیت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔

قرآن و بائبل کے Eveیعنی حوا کے بارے میں بیان کا تقابل:

قران نے حواؑ کے بارے میں ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:

"اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔ پھر جس جگہ سے چاہو دونوں کھاؤ، اور اس درخت کے پاس مت جاؤ ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں دونوں کے روبرو بے پردہ کردے اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے منع نہیں فرمایا، مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہو جاؤ یا کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ۔اور ان دونوں کے روبرو قسم کھالی کہ یقین جانیئے میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ سوان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا پس ان دونوں نے جب درخت کو چکھا دونوں کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہو گئیں اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے اور ان کے رب نے ان کو پکارا کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہ کرچکا تھا اور یہ نہ کہہ چکا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 43-54
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

ہے ؟۔دونوں نے کہااے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑانقصان کیااور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گااور ہم پر رحم نہ کرے گاتو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے "۔[1]

بائبل میں یہ واقعہ کچھ اس طرح سے موجود ہے:

"عَورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کے لئےِاچھّااور آنکھوں کو خُوش نما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کے لئےِ خُوب ہے تو اُس کے پَھل میں سے لِیااور کھایااور اپنے شَوہر کو بھی دِیااور اُس نے کھایا۔تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور اُن کو معلوم ہُوا کہ وہ ننگے ہیں اور اُنہوں نے انجیر کے پتّوں کو سی کر اپنے لئےِ لُنگیاں بنائیں۔اور اُنہوں نے خُداوند خُدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پِھرتا تھا سُنی اور آدم اور اُس کی بیوی نے آپ کو خُداوند خُدا کے حضُور سے باغ کے درختوں میں چُھپایا۔ تب خُداوند خُدا نے آدم کو پُکارااور اُس سے کہا کہ تُو کہاں ہے ؟۔اُس نے کہا میں نے باغ میں تیری آواز سُنی اور میں ڈرا کیونکہ میں ننگا تھااور میں نے اپنے آپ کو چُھپایا۔اُس نے کہا تُجھے کس نے بتایا کہ تُو ننگا ہے ؟ کیاتُو نے اُس درخت کا پَھل کھایا جِس کی بابت میں نے تُجھ کو حُکم دِیا تھا کہ اُسے نہ کھانا؟۔آدم نے کہا کہ جِس عَورت کو تُو نے میرے ساتھ کیا ہے اُس نے مجھے اُس درخت کا پَھل دِیااور میں نے کھایا۔تب خُداوند خُدا نے عَورت سے کہا کہ تُو نے یہ کیا کیا؟ عَورت نے کہا کہ سانپ نے مُجھ کو بہکایا تو میں نے کھایا۔اور خُداوند خُدا نے سانپ سے کہا اِس لئےِ کہ تُو نے یہ کیاتُو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں میں ملعُون ٹھہرا۔تُو اپنے پیٹ کے بل چلے گااور اپنی عُمر بھر خاک چاٹے گا۔اور میں تیرے اور عَورت کے درمیان اور تیری نسل اور عَورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کُچلے گااور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔پِھر اُس نے عَورت سے کہا کہ میں تیرے دردِ حمل کو بُہت بڑھاؤں گا۔تُو درد کے ساتھ بچّے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شَوہر کی طرف ہو گی اور وہ تُجھ پر حُکومت کرے گا۔
اور آدم سے اُس نے کہا چُونکہ تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پَھل کھایا جِس کی بابت میں نے تُجھے حُکم دِیا تھا کہ اُسے نہ کھانااِس لئےِ زمین تیرے سبب سے لَعنتی ہُوئی۔مشقّت کے ساتھ تُو اپنی عُمر بھر اُس کی پَیداوار کھائے گا۔[2]

---

[1] *Al-Qur'an 7: 19-23*

[2] Paidaish 3: 6-17

قرآن نے صرف واقع بیان کیا اور آدم و حواؑ نے جو معافی مانگی اور شرمندگی کا اظہار کیا ان کا ذکر کیا گیا ہے مگر بائبل اس واقع میں دونوں کو موردِ الزام ٹھراتے ہوئے سزا بھی سناتی ہے کہ عورت کا درد حمل اس جرم کی سزا کے طور پر ہے بلکہ یہ اعلان بھی کرتی ہے کہ یہ سزا قیامت تک جاری رہے گئی۔

عورت کی روحانی قدر و منزلت:

القرآن:

"اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جبکہ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے"۔

اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور (مریم) اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گزاروں میں سے تھی"۔[3]

بائبل میں بیان ہے:

"تب میں نے موت سے تلخ تر اُس عَورت کو پایا جِس کا دِل پھندا اور جال ہے اور جِس کے ہاتھ ہتھکڑیاں ہیں۔ جِس سے خُدا خُوش ہے وہ اُس سے بچ جائے گا لیکن گُنہگار اُس کا شِکار ہو گا۔ دیکھ واعِظ کہتا ہے میں نے ایک دُوسرے سے مُقابلہ کر کے یہ دریافت کیا ہے۔ جِس کی میرے دِل کو اب تک تلاش ہے پر مِلا نہیں۔ میں نے ہزار میں ایک مرد پایا لیکن اُن سبھوں میں عَورت ایک بھی نہ مِلی"۔[4]

اسلام نے پرہیزگار مرد و عورت میں کوئی فرق نہیں رکھا۔یعنی دونوں تقویٰ کی بنیاد پر قدر و منزلت حاصل کر سکتے ہیں مگر بائبل میں واضح طور پر فرما دیا گیا کہ ہزار میں ایک مرد تو نیک ہو سکتا ہے مگر ہزاروں میں ایک عورت بھی

[3] *Al-Qur'an 66: 11-12*

[4] Wa'iz 7: 26-28

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 43-54
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

نہیں پرہیز گار نہیں ہو سکتی۔

عورت و مرد کی پیدائش کے وقت تفریق:

نسل انسانی کی بقا کے لیے پیدائش ایک فطرتی عمل ہے۔ لڑکے کی پیدائش ہو یا لڑکی کی لیکن تکلیف و مراحل یکساں ہی ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کا بیان ہے:

"آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے"۔[5]

جبکہ بائبل میں لڑکی کی پیدائش کے صورت میں عورت کی ناپاکی کا وقت بڑھ جاتا ہے:

"بنی اِسرائیل سے کہہ کہ اگر کوئی عَورت حامِلہ ہو اور اُس کے لڑکا ہو تو وہ سات دِن ناپاک رہے گی......اور اگر اُس کے لڑکی ہو تو وہ دو ہفتے ناپاک رہے گی"۔[6]

مخصوص ایام میں عورت کے متعلق حکم:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "مجھے جانماز اٹھا دے مسجد سے"۔ میں نے کہا: میں حائضہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا" : حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔"[7]

جبکہ بائبل میں فرمان کچھ اسطرح ہے:

"اور اگر کسی عَورت کو اَیسا جریان ہو کہ اُسے حَیض کا خُون آئے تو وہ سات دِن تک ناپاک رہے گی اور جو کوئی اُسے چُھوئے وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ اور جِس چیز پر وہ اپنی ناپاکی کی حالت میں سوئے وہ چیز ناپاک ہو گی اور جِس چیز پر بَیٹھے وہ بھی ناپاک ہو جائے گی۔ اور جو کوئی اُس کے بِستر کو چُھوئے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غُسل کرے اور شام تک ناپاک رہے گا۔ اور جو کوئی اُس چِیز کو جِس پر وہ بَیٹھی ہو چُھوئے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور اگر اُس کا خُون اُس کے بِستر پر یا جِس چِیز پر وہ بَیٹھی ہو اُس پر لگا ہُؤا ہو اور اُس وقت کوئی اُس چِیز کو چُھوئے تو وہ شام تک ناپاک رہے۔[8]

---

[5] Al-Qur'an 42: 49

[6] Ahbar 12: 2-5

[7] Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Ihsan Publishers, Lahore 1981, J:1, H:689

[8] Ahbar 15: 19-23

Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 43-54
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

قرآن کی تعلیمات واضح ہیں کہ ایامِ مخصوصہ میں عورت صرف عبادت نہیں کر سکتی اس کے علاوہ وہ تمام معاملاتِ زندگی نمٹا سکتی ہے (عبادات میں معافی بھی اس کی آسانی کے لیے ہے)۔اس کے چھونے سے کچھ بھی ناپاک نہیں ہوتا۔اس کے مخالف بائبل نے عورت کے فطری مسئلہ کی وجہ سے سہولت دینے کے بجائے پریشانی میں ڈال دیا گیاہے۔یعنی وہ بھی ناپاک اوراس کے جسم کے ساتھ چھونے والی تمام اشیاء بھی ناپاک ہو جاتی ہیں۔

خواتین کا تعلیم کے حصول کا حق:

تعلیم انسانی معاشرے کاوہ عنصر ہے جو اسے اشرف المخلوقات بناتا ہے۔

نبیِ اسلام ﷺ نے فرمایا: "طلب العلم فريضة على كل مسلم" [9]

یعنی "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

بائبل:

"عَورتیں کلِیسیا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ اُنہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ تابع رہیں جیسا توریت میں بھی لکھا ہے۔اور اگر کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے اپنے شَوہر سے پُوچھیں کیونکہ عَورت کا کلِیسیا کے مجمع میں بولنا شرم کی بات ہے"۔[10]

اسلام نے مرد وزن دونوں پر علم حاصل کرنا فرض قرار دیا جبکہ بائبل نے عورت کو خاموش رہنے کا حکم دیا۔یعنی وہ گھر کی چار دیواری میں رہے۔اسے علم حاصل کرنے ، بات کرنے اور اپنی رائے کے اظہار کی کوئی اجازت نہیں۔

وراثت میں عورتوں کا حصہ:

القرآن:

"ماں باپ اور خویش واقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی۔(جو مال ماں باپ اور خویش واقارب چھوڑ مریں)خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ(اس میں)حصہ مقرر کیا ہوا ہے"۔[11]

بائبل:

---

[9] Ibn Majah Muhammad bin Yazid; Sunan Ibn Majah, Shabbir Brothers, Lahore 2015, J:1, H:224

[10] 1-Korinthiyon 14: 34-35

[11] Al-Qur'an 4: 7

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 43-54
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

"اور بنی اسرائیل سے کہہ کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اُس کا کوئی بیٹا نہ ہو تو اُس کی میراث اُس کی بیٹی کو دینا"۔[12]

بائبل کی تعلیمات کے مطابق باپ کی جائیداد میں سے عورت کو اسی وقت مل سکتا ہے جب میت کا کوئی بیٹا نہ ہو۔ جبکہ قرآن نے حکم دیا کہ وراثت میں مرد و عورت دونوں کا حصہ ہے۔

نقاب و حجاب:

القرآن:

"اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتیں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے"۔[13]

"مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔ اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ"۔[14]

بائبل:

"پس میں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہُوں کہ ہر مرد کا سر مسیح اور عَورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خُدا ہے۔ جو مرد سر ڈھنکے ہُوئے دُعا یا نبُوّت کرتا ہے وہ اپنے سر کو بے حُرمت کرتا ہے۔ اور جو عَورت بے سر ڈھنکے دُعا یا نبُوّت کرتی ہے وہ اپنے

---

[12] Ginti 28: 8

[13] Al-Qur'an 33: 59

[14] Al-Qur'an 24: 31

سر کو بے حُرمت کرتی ہے کیونکہ وہ سر منڈی کے برابر ہے۔ اگر عَورت اوڑھنی نہ اوڑھے تو بال بھی کٹائے۔اگر عَورت کا بال کٹانا یا سر منڈانا شرم کی بات ہے تو اوڑھنی اوڑھے"۔[15]

بائبل نے عورت کے لیے تجویز کیا کہ وہ سر ڈھانپ کر رہے ورنہ وہ اسی طرح ہے جیسے سر منڈی یعنی جس کے بال کاٹ دیے گئے ہوں۔جبکہ قرآن کی تعلیمات کے مطابق عورت اپنے جسم اور آرائش کی جگہوں کو چھپا کر رہے، اپنی نگاہوں کو نیچا رکھے یہی اس کے حق میں بہتر ہے۔

بائبل میں ایک اور مقام پر بیان ہے:

"اِسی طرح عَورتیں حیادار لباس سے شرم اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں نہ کہ بال گوندھنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتی پَوشاک سے۔بلکہ نیک کاموں سے جیسا خُدا پرستی کا اِقرار کرنے والی عَورتوں کو مُناسب ہے۔[16]

کثرتِ ازواج:

القرآن:

"اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے، کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ"۔[17]

بائبل:

"اور حبرُون سے چلے آنے کے بعد داؤُد نے یروشلیم سے اَور حَرمیں (لونڈیاں) رکھ لیں اور بیویاں کیں اور داؤُد کے ہاں اَور بیٹے اور بیٹیاں پَیدا ہُوئیں"۔[18]

[15] 1 1-Korinthiyon 11: 3-6

[16] 1-Timothyus 2: 9-10

[17] Al-Qur’an 4: 3

[18] 2-Samuel 5: 13

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 43-54
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

"اور اُس کے پاس سات سَو شاہزادِیاں اُس کی بِیویاں اور تِین سَو حرمیں تِھیں اور اُس کی بِیویوں نے اُس کے دِل کو پھیر دِیا"۔ (1-سلاطین 3:11)

"اور لمک دو عَورتیں بیاہ لایا۔ ایک کا نام عدّہ اور دُوسری کا نام ضِلّہ تھا"۔(پیدائش 19:4)

"اگر کسی مرد کی دو بیویاں ہوں اور ایک محبُوبہ اور دُوسری غَیر محبُوبہ ہو اور محبُوبہ اور غَیر محبُوبہ دونوں سے لڑکے ہوں اور پہلوٹھا بیٹا غَیر محبُوبہ سے ہو"۔(استثناء 15:21)

"اگر وہ دُوسری عَورت کر لے تَو بھی وہ اُس کے کھانے کپڑے اور شادی کے فرض میں قاصِر نہ ہو"۔(خروج 21: 10)

کثرتِ ازواج کے معاملے میں بائبل میں کوئی پابندی نہیں لگائی گئی جبکہ قرآن نے یہ قید لگائی کہ اگر برابری کر سکو تو زیادہ سے زیادہ چار شادیاں کی جاسکتی ہیں مگر اس کے لیے بھی یہ شرط ہے کہ بیویوں میں ہر طرح سے برابری ہونی چاہیے اور اگر یہ نہ کر سکو تو پھر ایک پر ہی اکتفا کیا جائے۔ یعنی اسلام ہی وہ مذہب ہے جو مرد کو ایک شادی تک محدود کرتا ہے تاکہ عورت پریشان نہ ہو۔

محرماتِ نکاح:

القــرآن:

"حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے"۔[19]

بائبل:

[19] Al-Qur'an 4: 23

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 43-54
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

"تُو اپنی سالی سے بیاہ کر کے اُسے اپنی بیوی کی سَوکن نہ بنانا کہ دُوسری کے جِیتے جی اِس کے بدن کو بھی بے پردہ کرے"۔[20]

قرآن نے محرماتِ نکاح کے بارے میں پوری تفصیل بیان کی جبکہ بائبل نے صرف سالی یعنی بیوی کی بہن کے لیے ہی قید لگائی۔

طلاق:

"اے نبی! (اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں۔۔۔۔"[21]

بائبل:

"اُس نے اُن سے کہا جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑدے اور دُوسری سے بیاہ کرے وہ اُس پہلی کے برخِلاف زِنا کرتا ہے۔ اور اگر عَورت اپنے شَوہر کو چھوڑدے اور دُوسرے سے بیاہ کرے تو زِنا کرتی ہے"۔[22]

عقدِ نکاح ایسا معاہدہ ہے جو کہ دونوں فریقین کی مرضی سے ہی قائم رہ سکتا ہے لیکن اگر ناچاقی یا کسی اور وجہ سے نکاح کو ختم کرنا ضروری ہو تو بائبل اس کی اجازت نہیں دیتی جبکہ قرآن نے دونوں کو یہ حق دیا ہے کہ اگر کسی وجہ سے میاں بیوی یہ رشتہ ختم کرنا چاہیں تو ان کو اختیار حاصل ہے۔

بائبل کی تعلیمات کے مطابق ایک دفعہ نکاح کے بندھن میں بندھنے کے بعد نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔ موت ہی چھٹارہ کا ذریعہ ہے۔

---

[20] Ahbar 18: 18

21 Al-Qur'an 65: 1

[22] Marqus 10: 11-12

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 43-54
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

مطلقہ یا بیوہ سے نکاح:

القرآن:

"تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، وہ عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس (دن) عدت میں رکھیں، پھر جب مدت ختم کر لیں تو جو اچھائی کے ساتھ وہ اپنے لئے کریں اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے خبر دار ہے"۔[23]

بائبل:

"لیکن میں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سِوا کسی اَور سبب سے چھوڑ دے وہ اُس سے زِنا کراتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہُوئی سے بیاہ کرے وہ زِنا کرتا ہے"۔(متی 32:5)

"اور وہ کنواری عَورت سے بیاہ کرے۔ جو بیوہ یا مُطلّقہ یا ناپاک عَورت یا فاحِشہ ہو اُن سے وہ بیاہ نہ کرے بلکہ وہ اپنی ہی قَوم کی کنواری کو بیاہ لے"۔ (احبار 21:13-14)

بیوہ اور مطلقہ عورتیں بھی ہمارے معاشرہ کا حصہ ہیں۔ موجودہ دور میں سب سے مجبور، کمزور اور محتاج یہ بیوہ اور مطلقہ عورتیں ہی ہوتی ہیں۔ قرآن نے اس مجبور طبقہ کے لیے یہ راہ بتائی کہ اگر ان سے نکاح کر لیا جائے تو یہ بہتر ہوگا اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ بائبل نے ایسا کرنے سے سخت منع کیا بلکہ دوسری شادی کو زنا قرار دیا۔

نتائج:

اس مقالہ میں دونوں مذاہب کی بنیادی کتب یعنی قرآن و بائبل میں عورت کی حیثیت کے متعلق تعلیمات کا مطالعہ کیا گیا تاکہ دونوں بڑے مذاہب کے پیروکاروں کو ایک دوسرے کے مذہب کو سمجھنے میں مدد ملے اور باہم ہم آہنگی کو بھی فروغ حاصل ہو۔

دورانِ مطالعہ یہ واضح ہوا کہ قرآن و بائبل میں جہاں آدم و حواؑ کا واقعہ بیان کیا گیا وہیں بائبل ان دونوں کو موردِ الزام بھی ٹھہراتی ہے اور انھیں قیامت تک کے لیے سزا بھی سناتی ہے جبکہ قرآن نے ان کی غلطی کو بیان کرنے کے بعد آدم و حواؑ کی اس غلطی پر شرمندگی اور توبہ کا بھی ذکر کیا۔

---

[23] Al-Qur'an 2: 234

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 10, No. 1 || January-June 2024|| P. 43-54
https://doi.org/10.29370/siarj/issue18urduar2

بائبل میں مرد کے مقابلے میں عورت کو کم تر حیثیت کا بتایا گیا جیسا کہ بچی کی پیدائش پر عورت زیادہ وقت ناپاک رہے گی اور بچے کی پیدائش پر کم وقت۔اسی طرح عورت وہ روحانی قدر و منزلت حاصل نہیں کر سکتی جو کہ مرد کر سکتا ہے۔اس کے مقابلے میں قرآن نے پیدائش کا موقع ہو یا قدر و منزلت کا مرد و عورت میں کوئی فرق روا نہیں رکھا۔

خواتین کا تعلیم کے حصول کا حق ہو یا وراثت میں حصہ بائبل نے عورت کو اس سے بھی محروم رکھا ہے۔ جبکہ قرآن نے تعلیم کے لیے جتنا حق مرد کو دیا اتنا ہی عورت کو بھی۔وراثت میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو حصہ دلوایا۔

معاشرہ میں نکاح کو اہمیت حاصل ہے وہیں ایسے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں طلاق بھی عائلی قوانین میں شامل ہے۔مگر بائبل نے طلاق پر پابندی لگا کر عورت کو مسلسل تکلیف میں مبتلا کر دیا۔ بائبل کی تعلیمات کے مطابق نہ تو طلاق لی جا سکتی ہے اور نہ ہی دی جاسکتی ہے۔یعنی اگر کوئی مسئلہ ہے تو اسے ساری زندگی برداشت کرنا ہوگا جبکہ اس کے مقابل قرآن نے معاشرہ کے اس جز کے لیے بھی رہنمائی فرمائی اور یہ حق دیا کہ اگر کسی وجہ سے طلاق ناگزیر ہو جائے تو یہ حق استعمال کیا جاسکتا ہے اور مصیبت سے جان چھڑائی جاسکتی ہے۔

کثرت ازواج ہو یا مطلقہ ، طلاق یافتہ سے نکاح بائبل کی تعلیمات کے مطابق عورت کے لیے کوئی حوصلہ افزائی نہیں ہے عورت کو مردوں کے مقابلے میں کم حیثیت اور کم درجہ کی شہریت دی گئی ہے۔

یعنی اسلام نے عورت کو وہ حیثیت دی جس کی وہ حق دار تھی جب کہ بائبل کی تعلیمات سے واضح ہے کہ اس میں خواتین کو degrade کیا ہے۔لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ اسلام نے تو عورت کو بہت اونچا مقام دیا مگر اسلام کے ماننے والے مسلمان ہی عورت کے دشمن ہو گئے اور طرح طرح سے اسے نیچا دیکھانے لگے۔ہمیں اس رویہ کو تبدیل کرنا ہوگا،اسلامی تعلیمات کو پڑھنا سمجھنا اور اپنے عمل میں لانا ہوگا۔

CC BY NC SA This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)